مسئلہ یہ ہے کہ ایک آدمی Property میں دوسروں سے پیسے لے کر Invest کرتا ہے، جس میں اس کے اپنے پیسے بھی شامل ہوتے ہیں، یعنی ان پیسوں سے property خرید کر آگے فروخت کرنے پر جو نفع حاصل ہوتا ہے اس سے کچھ خود رکھ کر باقی ان لوگوں کو دے دیتا ہے، لوگوں سے معاملہ کرتے وقت یہ بات طے ہوتی ہے، کہ ایک لاکھ پر بیس ہزار روپے منافع ملے گا، کیا یہ معاملہ اور اس سے نفع لینا جائز ہے۔

محمد ضمیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلّیا

مذکورہ معاملہ جائز نہیں، کیونکہ کاروبار میں چاہے وہ مشارکہ کی بنیاد پر ہو یا مضاربہ کی بہر صورت نفع کو حتمی رقم کی صورت میں متعین کرنا یا اصل رقم کی گارنٹی دینا سود ہونے کی وجہ سے جائز نہیں، اس کے بجائے اگر نفع فیصد کے اعتبار سے مقرر کیا جائے تو پھر معاملہ کی جو بھی بنیاد ہوگی اس کے مطابق شرعی احکام لاگو ہوں گے۔ جس کی تفصیل مکمل صورت حال واضح کر کے کسی بھی مستند دار الافتاء سے معلوم کی جاسکتی ہے۔

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (6/ 58)

وأما بيان شرائط جواز.....(ومنها) : أن يكون الربح جزءا شائعا في الجملة، لا معينا، فإن عينا عشرة، أو مائة، أو نحو ذلك كانت الشركة فاسدة؛ لأن العقد يقتضي تحقق الشركة في الربح والتعيين يقطع الشركة لجواز أن لا يحصل من الربح إلا القدر المعين لأحدهما، فلا يتحقق الشركة في الربح.

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (6/ 62)

إذا شرطا الربح على قدر المالين متساويا أو متفاضلا، فلا شك أنه يجوز ويكون الربح بينهما على الشرط سواء شرطا العمل عليهما أو على أحدهما والوضيعة على قدر المالين متساويا ومتفاضلا؛ لأن الوضيعة اسم لجزء هالك من المال فيتقدر بقدر المال.....

الفتاوى الهندية (2/ 320)

وإن قل رأس مال أحدهما وكثر رأس مال الآخر واشترطا الربح بينهما على السواء أو على التفاضل فإن الربح بينهما على الشرط، والوضيعة أبدا على قدر رءوس أموالهما، كذا في السراج الوهاج.________________

فقط واللہ تعالیٰ اعلم

محمد طاہر عفی عنہ

دارالافتاء جامعۃ السعید

نزد نرسری کراچی

07 رجب 1443ھ

09 فروری 2202ء

الجواب صحیح

الجواب صحیح

الجواب صحیح